O

ہم خیالی نصف حل تھا، مسئلہ گھمبیر تھا
ساتھ چلنا، ساتھ رہنا پاؤں کو زنجیر تھا

وہ سمجھتا تھا اصولی فیصلوں کے امتحاں
وعدہِ فردا پہ ہنس دیتا تھا گو دلگیر تھا

بے دلی دو روز میں بڑھتی نہیں، گھٹتی نہیں
عہد تھا اِک جو شبانہ روز پُر تقصیر تھا

https://emad-ahmad.com/

مَیں نے قرنوں کا سفر لمحوں میں کیسے طے کیا
قلب تھا میری کماں، مَیں روشنی کا تِیر تھا

جبر کے اس دور میں ہر شخص یوں زندہ رہا
آپ اپنی ڈھال تھا اور آپ ہی شمشیر تھا

جب کسی نے غم دیا تو رات کے پہلو میں درد
دل میں لے کر رب کے آگے بیٹھنا اکسیر تھا

روشنی کھوئی کبھی تو دو قدم دشوار تھے
قلب روشن تھا تو دو عالم مِری جاگیر تھا

ٹوٹتے دیکھا عماد احمد کو میں نے بارہا
کمسنی میں ہی وہ ہم سے دل جلوں کا پِیر تھا

https://emad-ahmad.com/